دہلی اردو اخبار

نمبر 222 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

23 مئی سنہ 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

(کذا) یحییٰ منصفِ مقامِ جیسل پور منصف شاہ جہاں پور کے ہوئے بجائے مسٹر ایچ برگس معزول کے بابو شاما چرن نبور جی جس نے منصفی کی سند حاصل کی ہے وہ منصف جیسل پور کے ہوئے جیمس لین صاحب مراد آباد کے کلکٹر کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے واسطے جانے پہاڑ کے سات مہینے کی رخصت ملی اور مسٹر ہیڈ صاحب بجائے صاحب موصوف کی کام کریں گے مگر تا صدورِ حکمِ ثانی جیمس میرلی صاحب کام مجسٹری سے مراد آباد کا کریں گے۔ مسٹر ایچ پی اے بی رِڈل صاحب اسسٹنٹِ کمشنر اضلاع آگرہ کے ہوئے مسٹر جے سی ولسن مجسٹریٹ اور کلکٹر فرخ آباد کے ہوئے مسٹر ان ایچ ای پرودیٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر بلند شہر کے ہوئے۔

اشتہارِ گورنمنٹ

1۔ واضح ہو کہ فورٹ ولیم سینٹ جارج اور بمبئی کے سب ٹریژرر یعنی پیشدستان صاحب خزانہ سرکار اور ہندوستانی درباروں کے صاحبانِ رزیڈنٹ اور پریسیڈنسی مذکورہ بالا کے جمیع صاحبانِ تحصیل کو اور جو جو ممالکِ مغربی کے گورنمنٹ میں خزانوں کے صاحب، مہتمم ہیں اُن کو بھی جب تک کوئی اور حکم صادر نہ ہو جس قدر زرِ نقد سرکار کمپنی بہادر کو بطور قرض کے دیا جاتا ہے اگر پانسو روپیہ سے کم نہ ہو تو بہ حساب فیصدی پانچ روپیہ سالیانہ سود کے بحسبِ شرائطِ مفصلہ ذیل لے لینے کا اختیار ہے۔

2۔ ہنڈویہائی صحیح زرِ بقایا تنخواہ کی خواہ اُن کے ادا کرنے کے واسطے اشتہار دیا گیا ہے یا نہیں بعوض زرِ نقد کے بن بٹا لگائے لے جائیں گے اور جو جو ہنڈویان کے سرکاری خزانوں پر ہوں گی وہ بھی ادائے زرِ قرضہ کے واسطے لی جائے گی۔ مگر اُن میں سے پانچ روپیہ سیکڑا سالانہ مٹی کے موافق لیا جائے گا ٹریژری نوٹ یعنی دستاویز صاحبِ خزانہ اور جو جو زرِ دعویٰ سرکار سے جن پر صحیح ہووے بے وضع ہنداون زرِ نقد منظور ہوں گے۔

3۔ بخشیان افواجِ سرکاری کو بھی ہر ایک پریسیڈنسی میں اختیار ہے کہ اپنے اپنے جمع زرِ واجب الادا کو اِس قرضہ کی

بابت منتقل کریں اور کہ فورٹ ولیم فورٹ سینٹ جارج کی پریسی ڈنسی میں اور ممالک مغربی میں بحسبِ دستور مبلغ مذکور کے بابت صاحب اکونٹنٹ جنرل کے اور بمبئی کی پریسڈنسی میں افواج کے پے ماسٹر جنرل کے نام پر ہنڈوی کردیں گے۔ چنانچہ عہدہ داران مرقومہ (کذا) عندالارسال ہنڈوی مذکور کو بمنزلہ زرِقرضہ قبول کرلیں گے۔

4۔ فرخ آباد لکھنؤ مدراس اور بمبئی کے رائج الوقت روپیہ کمپنی کے سکہ کے برابر لیے جائیں گے اور روپیہ مذکورہ کی قبض الوصول میں سکہ کمپنی تحریر ہوگا اور ان کا سود بھی تعدادِ مرقومہ بالا کے بموجب اُسی سکہ سے ادا کیا جائے گا۔ [ص 1 کالم 2] جس جس سرکاری عہدہ دار کو قرضہ مذکورہ لینے کا اختیار ہے وہ جس قدر وصول پاوے گا اُس کے بابت ایک ایک اقرارنامہ اپنی طرف سے مفصلہ ذیل کے مضمون کے مطابق لکھ دے گا۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ عمرو زید نے —— روپیہ سکہ کمپنی کا سرکارِ کمپنی بہادر کے خزانہ میں آج داخل کیا جس کے بابت وہ اقرارنامہ پانے کا مستحق ہو جس کا سُود 30/جون یا 31/دسمبر آئندہ سے یعنی جس سال لین کہ زرِ مذکور داخل ہوا محسوب ہوگا اور کہ اقرارنامہ مرقومہ اُنہیں شرائط پر جو کہ کلکتہ کے گزٹ مورخہ تاریخ —— میں مشتہر ہوئیں تحریر ہوگا اور کہ عرصہ مابین کے سُود پانے کا یعنی اقرارنامہ ہٰذا کی تاریخ سے 30/جون یا 31/دسمبر تک اُس ہی سال کے جس میں کہ زرِ مذکور داخل ہوا مستحق ہوگا۔

6۔ فورٹ ولیم کے ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس جب اقرارنامہ مذکور پیش ہوں گے تو وہ فوراً پرومیسری نوٹ یعنی ٹیپ جس پر ممالکِ انڈیا کے صاحب سکریٹری کے دستخط ہوں گے مفصلہ ذیل کے نقشہ بموجب مرتب کرواکے قرض خواہانِ مذکورہ کو دلوادے گا۔ فورٹ ولیم 30/جون 1841 پرومیسری نوٹ فیصدی۔

پانچ مبلغ۔ سکہ کمپنی کے بابت نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے فلانے سے سرکارِ کمپنی کے لیے بطور قرض کے —— روپیہ وصول پایا اور جب اُس کے ادا کرنے کے لئے نواب گورنر جنرل بہادر کونسل کے اجلاس میں تین مہینے پیشتر کلکتہ کے گیزٹ کے رو سے اطلاع دیں گے تب شخصِ مذکور یا اُس کے وصیوں کو خود اُس کی یا اُن کی درخواست کے بموجب فورٹ ولیم کے خزانہ عامہ سے ادا کیا جائے گا اور جو کچھ سود زرِ مذکور کا ہوگا سو ششماہی پر فیصدی پانچ سالیانہ کے حساب سے فورٹ ولیم کے خزانہ عامہ سے عمرو مذکور کو یا اُس کے وصیوں کو خود اُس کی یا اُس کی وصیوں کی درخواست کے بموجب اشتہارِ مذکور کی تین مہینے کی مدت گذرنے کے بعد تک مع اصل دیا جائے گا مگر اس کے بعد اور کچھ سود نہ ملے گا کیونکہ اشتہارِ مذکور سے یہ متصور ہو کہ وقتِ معین ٹیپ کے روپیہ ادا کرنے کا گویا اقرار ہے۔ ممالکِ انڈیا کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں صحیح کیا گیا گورنمنٹ کے سکریٹری کا اکاؤنٹنٹ جنرل کی کچہری نمبر۔ سنہ 1841 کا۔

7۔ ہر ایک عہدہ دار کو جسے قرضہ لینے کا اختیار ہے لازم ہوگا کہ اقرارنامہ کو اس کے قابض کی درخواست کے بموجب بلا مصارف صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل ممالک بنگال کی خدمت میں ارسال کرکے ایک قطعہ پرومیسری

نوٹ یعنی ٹیپ جس میں 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ سے زرِ قرضہ داخل ہونے کی تاریخ کے بعد سود مندرج ہو اس کے عوض منگوا دیوے باقی جو سُود کہ عرصہ مابین کے بابت یعنی داخلہ کی (کذا) سے [ص 2 کالم 1] 30 جون یا 31 دسمبر آئندہ تک جس طرح سے کہ ہوگا اقرار نامہ عنایت ہونے کے وقت ادا کیا جائے گا۔

8۔ جو جو اہلِ ٹیپ سود کا روپیہ فورٹ سینٹ جارج کے خزانہ عامہ سے لیا چاہے تو بشرطیکہ اپنی ٹیپ فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے حضور سے حاصل کرے اور ٹیپِ مذکور پر اس امر میں مع دستخط صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا اُس کے ڈپٹی کی تحریر ہووے کہ سُودِ مذکور ٹریژری مسطور میں ادا کیا جائے گا تو واجب الادا ہوگا اور اگر پھر وہی شخص سودِ مذکور کو بنگال میں لیا چاہے تو اپنی ٹیپ کو فورٹ سینٹ جارج کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل یا اُس کے ڈپٹی کی صحیح کروا کر بطورِ مذکورہ بالا کے لے آوے اور جب حکمِ مذکور اہلِ ٹیپ کی درخواست کے بموجب اُس پر تحریر ہوگا تو سودِ مذکور صرف اُس خزانہ سے ادا کیا جائے گا بشرطیکہ اہلِ ٹیپ فورٹ سینٹ جارج کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل سے زرِ سود کو ممالکِ بنگال میں انتقال کی درخواست کرے تب صاحبِ موصوف اپنے یا اپنے ڈپٹی کے دستخطوں سے مزین کروا کے حکم سابقہ کو منسوخ کردے گا اور جو کوئی اشخاصِ مذکورہ میں سے بمبئی کے خزانہ عامہ میں سے لیا چاہے تو بھی بحسبِ وضع مذکورہ بالا کے عمل آوے گا۔

9۔ اگر اقرار نامہ رکھنے والے کی خواہش یہ ہے کہ ٹیپ کا سود بالفعل مدراس یا بمبئی میں وصول کرے تو فوراً اپنے اقرار نامہ پر فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس مرسل ہونے سے پیشتر اپنا مطلب تحریر کرے اور صاحبِ موصوف سودِ مذکور کو بموجب شرائط مرقومہ بالا کے قابل الادا کرے گا۔

10۔ اس قرضہ کی ٹیپ کی تجدید کرنے خواہ سہام تین تقسیم کرنے کے بابت فورٹ ولیم کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کی اجازت بدون کسی اور کو اختیار نہ ہوگا مگر فورٹ سینٹ جارج اور بمبئی کے صاحبانِ اکاؤنٹنٹ جنرل کی اہلِ ٹیپ کی درخواست اور رسومِ مقرری کے ادا کرنے پر ممالکِ بنگال کے صاحب اکاؤنٹنٹ جنرل کے پاس تجدید خواہ تقسیم کے لیے بدون کوئی اور خرچ ابلاغ کریں گے۔ علاوہ اس کے جو دستور العمل کہ امورات تجدید خواہ تقسیم کے باب میں مروج ہے سو ہی اب بھی بحال رہے گا۔

11۔ اِس قرض کی ٹیپ بہ نسبت قرضہ فیصدی پانچ 1825 اور بنسبت 16 رجنوری 1830 کے تاریخ وامداد کرنے کے لیے مشہور ہوگی اور قرض ہذا کی سب ٹیپیں تاریخ تحریر سے منقلب جو کہ جنرل رجسٹر میں مندرج ہیں ادا کرنے کے لیے اشتہار کی جاویں گی یعنی جو ٹیپ جو سب سے پیچھے رجسٹر میں مندرج ہوئی وہ سب سے پہلے ادا کی جاوے گی مگر سب ٹیپیں جو ایک ہی وقت میں اشتہار کی جاویں گی سو وہ اشتہار کی مدت منقضی ہونے کے بعد عندالطلب فوراً بدون لحاظ تقدیم و تاخیر کے معرض ادا میں آویں گی مگر گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ بدون انتظار انقضائے مدت اشتہار ہذا کے اور ٹیپن بھی ادا کرنے کے لیے مشتہر کریں گے اور کہ اُن ٹیپوں کو جو پیچھے مشتہر

ہوئیں اُن کے اشتہار کی میعاد گذرنے کے بعد ادا کریں گے باوجود یہ کہ اُن اہلِ ٹپوں نے جو اس سے پہلے اشتہار میں مندرج ہوئے (کذا) اپنے وکیل کی معرفت اپنا زرِ قرضہ وصول کرنے کی (کذا)۔

(کذا) کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں مشتہر ہوا [ص 2 کالم 2] فورٹ ولیم فی نانشل ڈیپارٹمنٹ 31/ مارچ 1841 اشتہار مذکورہ بالا کے بابت اب یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جو قرض فیصدی چار روپیہ 16/ ستمبر 1835 میں آغاز ہوا تھا۔ سُو 15/ تاریخ ماہِ مئی آئندہ سے مسدود ہوا ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر کے حکم سے کونسل کے اجلاس میں اشتہار کیا گیا جی۔ اے بشمی ممالکِ ہند کا سکریٹری ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے اطلاع عام کے واسطے پھر اشتہار کیا جاتا ہے جیمس طامسن سکریٹری ممالک مغربی کی نظامت عدالت کا سرکلر آرڈر۔

ممالکِ مغربی کے صاحبانِ مجسٹریٹ اور انڈی پنڈنٹ جوائنٹ مجسٹریٹ کے لیے از بسکہ صاحبانِ کورٹ آف ڈائریکٹرس کی یہ خواہش ہے کہ انگریزی مجنونوں کے بابت جو طریق عمل قوانین کے رو سے جائز ہے صاحبانِ مجسٹریٹ کی ہدایت کے واسطے تشریح کر کے ارسال کریں لہٰذا عدالتِ مذکورہ گورنمنٹ کی رضاء سے قوانین مندرجہ ذیل مشتہر کرتے ہیں۔

1۔ جب کبھی کسی صاحب مجسٹریٹ کو خبر پہنچے کہ ایک انگریزی مجنون اُس کے علاقہ میں آزاد پھرتا ہے تو اُسے اختیار ہے کہ محافظتِ معقول کے ساتھ اس طرح پر کہ اثنائے راہ میں کسی نوع کی تکلیف اُسے نہ پہنچے مقامِ صدر میں بھجوا کر صاحب سول سرجن کو معائنہ کروائی اور جبکہ از روئے تحقیقات اور دلائل کے صاحبِ مجسٹریٹ کو خاطر جمعی ہو کہ فی الحقیقت آزاد پھرنے دینا اُس کا موجب قباحت کا ہو تو چاہیے کہ جو جگہ اُس کی بندی کے لیے مناسب سمجھے وہاں ساتھ محافظت معقول اور بذریعہ ایک مہری اور دستخطی اپنے کے اُسے روانہ کردے مگر تجویز شائستہ کی رو سے متصور ہو کہ بہتر شخص مجنون کو پریسی ڈنسی کی دار الشفاء میں بھیجیں اور اگر مجنونِ مذکور کا کچھ مال اور اسباب ہو اُسے اپنے قبضہ میں کر کے اُس کے قرابتی یا دوست جو ہندوستان میں ہوں اُنھیں اُس کے حال سے مطلع کرے مگر جب کوئی اُس کا رشتہ دار یا دوست استدعا کرے کہ شخص مجنون کو مع اس کے مال اور اسباب کے میرے حوالے کردو تو یہ حکم مانع اِس امر کے نہ متصور ہو۔

2۔ صاحب مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ شخص مجنوں کا اسباب قرق کر کے نیلام کر ڈالے تا کہ وہ زر ادائے اخراجاتِ ضروری یعنی اُس کی خورونوش، پوشاک معالجہ اور محافظت وغیرہ میں صرف کیا جائے اور جتنا روپیہ کہ صاحبِ موصوف کی معرفت خرچ ہو اُس کا حساب سر رشتہ میں لکھ رکھیں اور جس قدر کہ اخراجاتِ مذکور کے واسطے اور کہیں مطلوب ہو اُس روپیہ میں سے ارسال کریں۔

3۔ جس صورت میں کہ شخصِ مجنوں کے پاس سال اور اسباب کافی نہیں یا وہ بالکل محتاج ہو اور کوئی والی وارث اُس

کہ وہ آپ بابت اُس کے دارالشفاء میں پہنچانے اور زادِ راہ کے صرف اُٹھاویں اور کنٹن جنٹ مل میں دفعہ سرکار کے لگا کر بدستخط صاحب کمشنر پیش کریں۔

4۔ صاحب مجسٹریٹ کولازم ہے کہ جب احکامِ مذکورہ کے بموجب عمل کرے [ص 3 کالم 1] تو اِس کی رپورٹ صاحب سکریٹری گورنمنٹ جوڈیشل ڈیپارٹ منٹ پاس ابلاغ کریں اور جب کوئی خاص امر واقع ہو تو صاحبِ موصوف سے ہدایت طلب کرے۔

مقام الٰہ آباد 30 ر ماہ اپریل 1841 موز لی اسمتھ رجسٹر

پنجاب

جلال آباد کی چٹھیوں مورخہ 5 ر تاریخ ماہ حال سے واضح ہے کہ اب بے تامل و تاخیر سپاہِ ظفر پناہ انگریزی واسطے سزا دہی سرکشوں پنجاب کے بھیجی جاوے گی کیونکہ انہوں نے برخلاف آئین صلح و درستی کے پُل کشتیوں کا جو دریائے اٹک پر بندھا ہوا تھا توڑ ڈالا اور کسی کو اس راہ سے گذرنے نہیں دیتے بلکہ یہ بھی افواہ ہے کہ انھوں نے اہالیان حرم محترم سلطانی کو بھی روکا ہے مگر ابھی یہ حال قرینِ اعتماد نہیں ہوسکتا کہتے ہیں کہ یہ وہی سپاہ سرکش پنجاب کی ہے جس نے چند مدت ہوئی کہ جنرل اویطویلہ سے سرکشی کی تھی واضح ہو کہ برگٹِ جلال آباد نے سوائے رجمنٹ 44 ملکہ معظم اور رجمنٹ 54 پیادگانِ ہندوستانی کپتان نکلس اور دو توپوں اور ایک رسالہ پانچویں رجمنٹ سواروں کے طرف کابل کی کوچ کیا تھا اور کچھ توپوں اور پانچویں رجمنٹ سواروں ان کے تئیں حکم تھا کہ مقامِ گندمک میں رہے مگر 4 تاریخ ماہ حال کو سرکاری چٹھیاں واسطے اُن کی بھیجی گئیں کہ جلد تر مراجعت کریں اور خبر تھی کہ سپاہِ انگریزی 7 ر تاریخ پشاور کو کوچ کرے گی لیکن یہ نہیں تحقیق ہوا کہ سپاہِ مذکور سیدھی طرف اٹک کے بھیجی جاوے گی یا انتظار آنے اور سپاہ کا کابل سے کرے گی۔ 4 ر تاریخ لُدھیانہ سے چٹھان واسطے سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر اور جرنیل الفنسٹن صاحب کے جلال آباد کی راہ سے روانہ ہوئی ہیں اور ایک چٹھی کرنیل شلٹن صاحب کے پاس جلال آباد میں پہنچی۔ افواہ ہے کہ اسی موسم میں سپاہِ انگریزی کو لڑنا پڑے گا اور شدت گرمی کے سبب بہت تکلیف رہے گی چند مدت سے ملازم افسرانِ انگریزی کے بہ طمعِ اضافہ تنخواہ ایک صاحب کی نوکری چھوڑ کے دوسرے کے پاس چلے جاتے تھے اور اس سبب صاحبانِ انگریز کو بہت تکلیف رہتی تھی نظر برین نواحِ جلال آباد میں یہ اشتہار جاری کیا گیا کہ کوئی صاحب لوگ کسی شخص کو بدون سرٹی فیکیٹ اُس کے پہلے آقا کے نوکر نہ رکھے اور اِس اشتہار پر سب کے دستخط ہو گئے تھے القصہ کپتان ڈوڈجن صاحب نے اپنے خلاصی کو بعلت چوری وغیرہ کے نکال دیا تھا۔ چند روز بعد کپتان نکلس صاحب نے ایک چٹھی متضمن پوچھنے چال چلن خلاصی مذکور کے بھیجی کپتان ڈوڈجن صاحب نے حال اُس کی بدچلنی کا لکھا۔ سو کپتان نکلس صاحب نے بھی اُسے نکال دیا خلاصی بہت غصہ ناک ہوگیا اور ایک تلوار علم کر کے

طرف خیمہ صاحبِ مذکور کے گیا اور صاحب کو ایک ایسی تلوار ماری کہ بند زانوں کے پاس سے صاحبِ مذکور کی سب ٹانگ کٹ گئی صرف پٹھے بچ گئے۔ خلاصی دوسری ضرب بھی پہنچا تا اگر کپتان بلاس صاحب جو کہ اُسی خیمہ میں رہتے تھے اُسے نہ گرادیتے بعد ازاں کپتانِ مجروح کا معالجہ ہونے لگا اب صاحبِ مذکور کو بہت آرام ہے اور زخم بھرتا جاتا ہے۔

کابل

حضرت شاہِ جم جاہ شاہ شجاع الملک 30 ر تاریخ ماہِ گذشتہ کو رونق افروزِ کابل ہوئے۔[ص 3 کالم 2] سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر اور الفنسٹن صاحب بہادر وغیرہ مردمانِ خاص و عام ہمراہی کے شلکِ سلامی حسبِ معمول عمل میں آئی اور تمام آدابِ سلطنت ادا کیے گئے۔

نصیر خان

اب پھر ایک اخبار سے ظاہر ہو کہ آخر کو نصیر خان سے معاملہ ہو گیا کرنیل میسی صاحب ایجنٹِ کلان جو کہ پہلی دفعہ بیچ درستی معاملہ کے فتحیاب نہ ہوئے تھے اُن کو حکم تھا کہ 28 ر تاریخ ماہِ گذشتہ کو قلات میں جاویں اور خبر تھی کہ وہاں خانِ مذکور اُن سے ملاقات حاصل کرے گا جب کہ صاحب موصوف قلات میں تھے تو اُنہوں نے اکثر سرداروں قوم بلوچ کو اُن کی جاگیرات پر بھیج دیا تھا اور اُن سرداروں کی غیر حاضری میں رحمداد خان نامے نوابِ مقامِ کوئٹہ کے نے واسطے بہکانے نصیر خان کے بہت کوشش کی مگر ایک اور سردار نواب مذکور کے ارادہ میں خلل انداز ہوا اور خان مذکور کو پھر قلات میں پھیر لایا۔

کوئٹہ

جنرل بروکس صاحب بہادر نے کرنیل اسٹیپ پوٹ صاحب کو واسطے جانے مقام توتخی کے 29 ر تاریخ ماہ گذشتہ کو مع ایک سپاہِ شائستہ کے حکم دیا ہے اور ایک رسالہ سواران اور دو کمپنیوں رجمنٹ 41 ملکہ کو حکم ہے کہ مقامِ سمرٹ میں کرنیلِ موصوف کے متامل ہوئے ظاہر ہو کہ مقامِ توتخی مقامِ فراح کے رستہ میں بیچ کوہستانِ ساروانے کے واقع ہے۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

حیدر خان بیٹا دوست محمد خان کا کشتی دُخانی مسمّٰی انٹر پرائز پر سوار ہو کے بمبئی سے کلکتہ میں داخل ہوا۔ کہتے ہیں کہ امیر مذکور کے واسطے ایک مکان علی پور میں لیا گیا ہے۔ ایک صاحبِ اخبار افواہاً لکھتے ہیں کہ اغلب ہے کہ سر

چارلس منکوف صاحب بہادر بجائے نواب گورنر جنرل بہادر کے مقرر ہوں۔ صاحب اخبارِ بمبئ حال پہنچنے اس لارن نام ایک جہازِ دخانی ملکہ معظم انگلستان کے لکھتے ہیں اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جہاز مذکور تا پہنچنے کشتی دُخانی ڈاک کے وہاں مقیم رہے گا بہ ارادہ لینے صاحب رینول کمانڈر ان چیف یعنی سپہ سالارِ سپاہ بحری کے کیونکہ اغلب ہے کہ صاحبِ موصوف عنقریب از راہِ مصر وہاں وارد ہوں گے۔ دریافت ہوتا ہے کہ مسٹر سٹوارٹ صاحب گورنر سیلن بیر جنس نام ایک کشتی دُخانی سر پر سوار ہو کر طرف کلکتہ کی روانہ ہوئے بموجب مضمون چٹھی براڈ فٹ صاحب کے جو کہ ہمراہ قافلہ اہالیانِ حرم حضرت شاہ شجاع الملک کے گئے ہیں۔ صاحب اخبارِ ہرکارہ لکھتے ہیں کہ سپاہِ ہمراہی ہندوستانی میں سے بہت آدمی بھاگے جاتے ہیں جب کہ قافلہ مذکور امین آباد تک پہونچا تھا۔ اُس وقت تک ڈیڑھ سو آدمی بھاگے گئے تھے اور بہت سے بیمار ہو رہے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ ایک رجمنٹ سواروں کی جو کہ بریلی میں بھرتی ہوگی وہ بجائے رجمنٹ دوئم سواروں کے جس کا موقوف ہونے کا ذکر سابق کیا گیا ہے۔ نگاہداشت کی جاوے گی اور افسر رجمنٹ دوسرے کے اُس میں بھرتی (کذا) گے۔ قندھار کے خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ سپاہِ انگریزی قریب بارہ ہزار آدمی کے بیچ اوائل جون کے قریب قندھار کے (کذا) [ص 4 کالم 1] اور طرف ہرات کے بھیجی جاوے گی۔ صاحب اخبارِ بمبئ چٹھیاتِ مقامِ کوئٹہ سے لکھتے کہ اس بات کو گورنمنٹ نے شہرت دیا ہے کہ نصیر خان ہمارا دشمن ہے چنانچہ قلعہ میں قلات کے واسطے سپاہِ متعینہ کے اور مدد بھی بھیجی جاتی ہے اور بفور شروع ہونے موسمِ سرما کے تیاری جنگ و جدل کی کی جاوے گی۔ دریافت ہوتا ہے کہ بندھوؤں نے مقامِ 24 پرگنہ کے کھودنے کے وقت ایک ڈھیر زرِ مسکوک کا پایا صاحب مجسٹریٹ نے زرِ مذکور کو بیچ خدمت ایشیاٹک سوسائٹی کے بھیجا سو اُن تمام سکوں کا مولویانِ ترجمہ مدرسہ اور مسٹر پرنسپ صاحب نے کیا۔

تباہیِ جہاز

اخبار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں ایک جہازِ انگریزی مع اسباب تجارت کے جاتا تھا جب متصل جزیرہ ہولی کے پہنچا تو ظلمتِ شب میں ایک جہازِ دُخانی سے جو کہ اُس طرف سے آتا تھا ٹکر کھائی اور اُس صدمہ سے بند بند اُس کے جدا ہو گئے اور فوراً پانی میں بیٹھ گئے تمام مال و متاع اور ایک سو بائیس آدمی مردمانِ جہاز میں سے ڈوب گئے۔ فقط کپتان جہاز اور ایک نائب اس کا ایک تختہ پر بچ رہے اور بعد کئی رات دن کے کنارہ پر پہنچے۔

میرٹھ

پیشتر اس سے حال مجروح ہونے ایک منصفِ علاقہ میرٹھ کا ایک چپراسی کے ہاتھ سے درج اخبار ہوا تھا اب دریافت ہوا کہ مجرم مذکور بہ تجویز رائے جج دورہ کے ساتھ میعاد چودہ 14 برس کے ساتھ جولانہ اور کارِ مشقت کے

مقید ہوا آٹھ آدمی سوار اور پیادہ جو کہ میلہ میں سورج کنڈ کے بعلتِ ہنگامہ پردازی قید ہوئے تھے اُن میں سے سات آدمیوں نے رہائی پائی ایک ہفتہ سے ہیضہ وبائی نے نواحِ میرٹھ میں ظہور کیا ہے اکثر آدمی مرگئے ہیں مگر بعض جن کا معالجہ بروقت ہوسکا اُنہوں نے البتہ اس بلا کے پنجہ سے رہائی بھی پائی۔

بھرت پور

مسٹر مانسن صاحب بہادر باتفاق اپنی بی بی کے اکبرآباد سے وارِد بھرت پور ہوکر مقامِ چار باغ میں اُترے۔ دوسرے دن واسطے ملازمت مہاراجہ کے گئے اور شبیہ مہاراجہ کی جو کہ ساتھ کمالِ صنعت کے اپنے ہاتھ سے کھینچی تھی حضور مہاراجہ بہادر میں گذرانی۔ مہاراجہ اُس کے ملاحظہ سے بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے ایوانِ خاص میں رکھا تا کہ ہمیشہ اُس پر نگاہ پڑتی رہے۔

لُدھیانہ

مقامِ مذکور میں ایک روز اولے سے اِس شدت سے برسے کہ تمام زمین سفید ہوگئی لیکن باعث کٹ جانے اکثر زراعت کے فصلِ ربیع کو بہت کم خلل اور ضرر پہنچا جنرل کورٹ صاحب ایک ہفتہ کے عرصہ سے یہاں مقیم ہیں۔

لاہور

(کذا) تاریخ اپریل کو مہاراجہ شیر سنگھ بہادر باتفاق راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ [ص 4 کالم 2] اور بھائی گورکھ سنگھ وغیرہ ارکانِ دولت کے سوار ہوکر طرف چھاؤنی انارکلی کے تشریف لے گئے اور قواعد پلٹن امیر سنگھ اور وزیر سنگھ کمیدانوں آمدِ منڈی کی ملاحظہ فرما کے ایک ہزار روپیہ بطریق انعام مرحمت کیے اور وہاں سے بیچ کوٹھی جنرل ونتورا صاحب کے بیچ ڈیڑھ کنور پرتاپ سنگھ کے تشریف لے گئے کنورِ موصوف نے استقبال کر کے پان سو پتکی سونے کی اور ایک گھوڑا نذر گذرانا اور آٹھ ہزار روپیہ بابت ضیافت راجہ دھیان سنگھ اور راجہ ہیرا سنگھ اور بھائی گورکھ سنگھ وغیرہ ہمراہیوں کے پیشکش کیے۔ مہاراجہ نے کنورِ موصوف پر بہت مہربانی کر کے ارشاد کیا کہ تمہارے تئیں مع بعضے سرداروں اور سپاہِ جرار کے واسطے بندوبست خطہ کشمیر اور اضلاع ہزارہ کے مقرر کیا جاوے گا بیچ سرانجام سامانِ سفر کے مستعد رہو۔ بھگت رام بخشی فوج نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ واسطے تقسیم تنخواہ سپاہ کے روپیہ عنایت ہووے بعدِ استماع خلیفہ نورالدین کو حکم ہوا کہ لاکھ روپیہ خزانہ موتی مندر سے حوالہ بھگت رام کے کریں۔

اشتہار

سُنا گیا کہ ایک سرکاری مفتی صاحب کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا انخلائے مکان کا یعنی ایک شخص کرایہ میں رہتا

تھا۔ صاحبِ مکان نے اُٹھانا چاہا تو نہ اُٹھا۔ ناچار صاحبِ مکان نے نالش کی معرفت وکیل کے جب مثل مرتب ہوئی تو مفتی صاحب نے مدعی کو اصالتاً طلب کر کے یہ فرمایا کہ مکان خالی کر دینے کا حکم ہو جاوے گا لیکن تم خرچہ چھوڑ دو مدعی نے کہا صاحب میں خرچہ کیونکر چھوڑ دوں جب دعویٰ میرا ثابت ہے تب آپ مکان خالی ہونے کا حکم کرتے ہیں۔ پھر خرچہ چھوڑنے کا کیا معنیٰ اگر کوئی قانون اس کا ہو تو فرمایئے سو اُس مدعی نے ایک خط ہم کو لکھا ہے اقرار کرتے ہوئے اس امر کا کہ جو کوئی اس بات میں کوئی دفعہ قانون یا سرکلر جانتا ہو کہ صاحب عدالت کو ایسی ہدایت بھی کسی آئین سے ہے وہ لکھ کر مہتمم اس چھاپہ خانہ کے پاس بھیج دے تو میں پندرہ روپے انعام دوں گا۔

خط ——— صاحب سپریٹنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

افواہ عام ہے کہ قلعہ مبارک میں عجیب طرح ہو رہی ہے۔ شہر میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں الغیاث و فریاد اہلکارانِ شاہی کا ذکر نہیں تنخواہوں کا یہ حال ہے کہ کسی کے پانچ مہینے، کسی کے چار مہینے، کسی کے تین مہینے چڑھے ہوئے ہیں جو لوگ حضور رس ہیں یا مختار سے یا حکیم معالج حضورِ والا سے سازش رکھتے ہیں البتہ وہ ماہ بماہ تنخواہ لے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مختار نو تجربہ کار اور بظاہر نام شاہزادہ مرزا شاہ رخ بہادر کا لیکن ایک حکیم صاحب جو کہ اب معالج ہیں حضور والا کے اور دو ایک لڑکے راجہ جے سکھ رائے کے اور ایک کوئی ملا زادہ جو حافظ کر کے مشہور ہے اور چند حواشی اسی قسم کے مجتمع ہیں جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں امورات سلطنت میں اب یہ لوگ اختیارِ تام رکھتے ہیں ظاہر ہے کہ طبیب نبض دیکھنی جانے قارورہ پہچانے بنیا مہاجن کارِ دوکانداری جانے ملا زادہ لڑکے پڑھانا جانے امورات مہماتِ سلطنت سے اِن کو کیا نسبت جب یہ لوگ مدارِ مہماتِ سلطنت ہوں تو کیا حال ہووے۔ الراقم محمد

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT